سوال

(553)ترک رفع یدین پرچند احادیث و آثار اور اقوال کی حقیقت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کے دوران ترک رفع یدین پرچند احادیث و آثار اور اقوال ارسال خدمت ہیں ان کی حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔

'حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَیُّوبَ الْمَخْرَمِی، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصرٍ، وَشُعَیبُ ابْنُ عَمرٍو، فِی آخَرِینَ۔ قَالُوا: ثَنَا سُفیَانُ ابْنُ عُیَینَۃَ، عَنِ الزُّہرِیِّ، عَن سَالِمٍ، عَن اَبِیہِ قَالَ: رَاَیتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ إِذَا افتَتَحَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ یَدَیہِ، حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا، وَقَالَ بَعضُہُم: حَذوَ مَنکِبَیہِ۔ وَإِذَا اَرَادَ اَن یَرکَعَ، وَبَعدَ مَا یَرفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوعِ لَا یَرفَعُہُمَا' صحیح ابی عوانہ: ۲/۹۰

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسند ابی عوانہ میں 'لَا یَرفَعُہُمَا' کے بعد یہ الفاظ ہیں: 'وَقَالَ بَعضُہُم لَا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ۔ وَالمَعنٰی وَاحِدٌ۔' یعنی بعض راویوں نے 'لَا یَرفَعُہُمَا' کی بجائے 'لَا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ' کے الفاظ نقل کیے ہیں اور دونوں کا معنی ایک ہی ہے کہ ''آپ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔'' اس عبارت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ 'لَا یَرفَعُہُمَا' سے مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے اور جہاں تک رکوع کو جاتے اور رکوع سے اُٹھ کر رفع یدین کرنے کا تعلق ہے، سو یہاں اس کا اثبات ہے۔ نفی نہیں۔

حدیث ہذا پر مصنف کی تبویب بھی اس امر کی واضح دلیل ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

'بَابُ رَفعُ الیَدَینِ فِی افتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ قَبلَ التَّکبِیرِ بِحَذَاءِ مَنکِبَیہِ، وَلِلرُّکُوعِ، وَلِرَفعِ رَاْسِہٖ مِنَ الرُّکُوعِ، وَاَنَّہٗ لَا یَرفَعُ بَینَ السَّجدَتَینِ۔'

''نمازی نماز کے شروع میں تکبیر سے پہلے دونوں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے اور رکوع کو جائے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرے، اور دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :480

محدث فتویٰ